S_1996_5_235_240

سپریم کورٹ رپوٹس 1996 ایس یو پی پی 5ایس-سی-آر

باکھتوار سنگھ اور دیگر

بنام

سدا کور اور دیگر

28اگست1996

این-پی-سنگھ اور فیضن اد دین، جسٹسز-

معیادحد بندی ایکٹ،1963: دفعہ 65اور دفعہ 14-

قبضہ مخالفانہ-مدعی نے اجازت کے ساتھ پہلے کا مقدمہ واپس لے لیا-تازہ مقدمہ دائر کیا گیا-دریں اثنا، مدعا علیہ نے مخالفانہ قبضے سے حق کو مکمل کیا-مدعی نے دفعہ 14 کے تحت وقت خارج کرنے کا دعوی کیا-منعقد: نیا مقدمہ جوزائدالمعیاد سے روک دیا گیا تھا-مدعی یہ ظاہر کرنے میں ناکام رہے کہ مقدمہ واپس لینے کی اجازت آرڈر 23، R1(3) سی پی سی کے مطابق دی گئی تھی-اور نہ ہی دفعہ 14 کا فائدہ اٹھانے کے لیےضروری-مجموع ضابطہ دیوانی،1908، آرڈر23، R1(3)-

مقدمہ کی زمین اصل میں ایک G کی آبائی زمین تھی جو اپنے پیچھے پانچ بیٹے چھوڑ کر مرگئی۔مدعا علیہ جواب دہندہ کی شادی ان میں سے ایک بیٹے D سے ہوئی تھی۔D کی موت کے بعد مدعا علیہ نے D کے چھوٹے بھائی کے ساتھ 'کریوا' شادی کا معاہدہ کیا۔مدعی-اپیل کنندگان جو G کے دو بیٹے ہیں، نے 19.1.1962 پر ایک اعلانیہ مقدمہ دائر کیا جس میں دعوی کیا گیا کہ وہ موجودہ رواج کی وجہ سے شادی کی وجہ سے D کی جائیداد میں 2/3 حصص کے مالک کے طور پر قبضے میں ہیں۔مقدمہ خارج کر دیا گیا لیکن مدعی کی طرف سے دائر اپیل کی اجازت 7.8.1963 پر دی گئی۔اس کے بعد، مداعیاں نے 1964 میں مدعا علیہ کے خلاف مقدمہ کی زمین کا قبضہ واپس حاصل کرنے کے لیے ایک اور مقدمہ دائر کیا کیونکہ ان کے مطابق، اس دوران مدعا علیہ نے مقدمہ کی زمین پر زبردستی قبضہ کر لیا تھا۔اس کے زیر التواء ہونے کے دوران، مدعا علیہ نے اپیلٹ عدالت کے مورخہ 7.8.1963 کے فیصلے کے خلاف دوسری اپیل دائر کی۔عدالت عالیہ نے مدعا علیہ کی دوسری اپیل کو مسترد کر دیا لیکن اس عدالت میں اپیل کرنے کے لیے سٹیفکیٹ اور اجازت دے دی۔اس کے بعد، مدعیوں نے 1964 میں عدالت سے زمین پر قبضے کے لیے نیا مقدمہ دائر کرنے کی آزادی کے ساتھ دائر کیا گیا اپنا مقدمہ واپس لے لیا۔

24-7-1980 پر اس عدالت نے اپیل کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ مدعا علیہ نے D کی جائیداد میں اپنے حقوق کھو دیے تھے جب اس نے ' کیریوا' شادی کا معاہدہ کیا تھا۔ اس کے بعد، 28.11.1980 پر مدعی اپیل کنندگان نے پہلے مقدمے کی واپسی کی شرائط کے مطابق مدعا علیہ کے خلاف قبضہ کے لیے دوبارہ ایک نیا مقدمہ دائر کیا۔ عدالت نے یہ نظریہ اختیار کیا کہ مدعی کے مقدمے کو حد سے روک دیا گیا تھا اور مدعا علیہ مدعا علیہ نے مخالفانہ قبضے سے اپنے لقب کو مکمل کیا تھا۔ پہلی اپیلٹ عدالت کے ساتھ ساتھ عدالت عالیہ نے بھی اس نظریے کو برقرار رکھا۔ اس لیے یہ اپیل۔

اپیل گزاروں کی جانب سے یہ دعوی کیا گیا کہ چونکہ مداعیاں نے مجموع ضابطہ دیوانی، 1908 کے آرڈر 23 کے قائدہ 1 کی شق (3) میں موجود توضیعات مطابق بنائے نالش پر نیا مقدمہ دائر کرنے کی اجازت کے ساتھ اپنا سابقہ مقدمہ واپس لے لیا تھا، اس لیے مداعیاں کو معیاد ایکٹ، 1963 کی دفعہ 14 کے تحت فراہم کردہ مذکورہ سابقہ مقدمے کی سماعت میں گزارے گئے وقت کو خارج کرنے کا حق حاصل تھا۔

اپیل کو مسترد کرتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد: 1.1 موجودہ معاملے میں عدالت عالیہ سمیت نیچے کی تمام عدالتوں نے بیک وقت پایا کہ مدعی/ اپیل کنندگان یہ ظاہر کرنے کے لیے کوئی ثبوت پیش کرنے میں ناکام رہے کہ مقدمہ واپس لینے کی اجازت اس بنیاد پر دی گئی تھی کہ مقدمہ کسی رسمی عیب کی وجہ سے ناکام ہونے کا پابند تھا یا مدعی کو اسی موضوع کے سلسلے میں نیا مقدمہ قائم کرنے کی اجازت دینے کے لیے کافی بنیادیں تھیں۔ مداعیاں نے وہ درخواست بھی پیش نہیں کی تھی جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ پہلے کے مقدمے کو واپس لینے کے لیے اسی کارروائی بنائے نالش پر نیا مقدمہ دائر کرنے کی اجازت کے ساتھ دائر کیا گیا تھا تاکہ یہ ظاہر کیا جا سکے کہ پہلے کے مقدمے میں رسمی عیب کیا تھا جس بنائے نالش سے اسے واپس لینے کی کوشش کی گئی تھی۔ ان حقائق اور حالات میں مدعیوں/ اپیل گزاروں کی طرف سے مجموع ضابطہ دیوانی، 1908 (239-سی ایف) کے آرڈر 23 قاعدہ 1 کی شق (3) توضیعات کے مطابق سابقہ مقدمہ واپس لینے کے بعد بنائے نالش اسی مقصد پر اور اسی راحت کے لیے مقدمہ کے نئے قیام کا کوئی معاملہ نہیں بنایا گیا تھا۔

.1.2 جہاں تک معیاد ایکٹ 1963 کی دفعہ 14 کے تحت وقت کو خارج کرنے کا تعلق ہے، اس کی درخواست کے لیے یہ ظاہر کرنا ضروری تھا کہ اسی معاملے سے متعلق کارروائی اور مدعی نے عدالت میں نیک نیتی سے مقدمہ چلایا جو دائرہ اختیار کے عیب یا اسی نوعیت کے دیگر اسباب کی وجہ سے اس پر غور کرنے سے قاصر ہے۔ مدعی/ اپیل کنندگان یہ ظاہر کرنے میں ناکام رہے ہیں کہ دائرہ اختیار کا عیب یا اسی نوعیت کا

کوئی اور سبب کیا تھا جس کی وجہ سے سابقہ مقدمہ قابل غور یا مجاز تھا۔ایسا ہونے کی وجہ سے، دفعہ 14 توضیعات کا فائدہ قانونی طور پر مداعیاں کے مقدمے تک نہیں بڑھایا جا سکتا۔ان حقائق اور حالات میں مداعیاں کے مقدمے کوزائدلمعیاد کےطور پر مسترد کردیا گیا ہے(239-جی-ایچ؛240-اے)

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار:1995 کی دیوانی اپیل نمبر5178۔

پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے C.R.S.A نمبر3533/85اور .C متفرق 3764/c آف1985 کے فیصلے اورحکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے او۔پی۔شرما، آر۔سی۔گبریلے، کے۔آر۔گپتا، وویک شرما اور محترمہ نمیتا شرما۔

جواب دہندگان کے لیے اجگر سنگھ اور محترمہ نریش بکشی۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

فیزان ادین،جسٹس۔.1 یہ ناکام مداعیاں کی طرف سے ایک اپیل ہے جس کے اس اثر کے اعلان کے لیے مقدمہ کہ وہ مدعا علیہ نمبر 1 کے شوہر کی جائیداد میں 2/3 حصص کے مالکان کے طور پر قبضے میں ہیں، ذیلی جج فرسٹ کلاس،مکتسر نے مسترد کردیا تھا کیونکہ اس کے 17 مئی 1983 کے فیصلے اور فرمان کے ذریعے حد بندی کی گئی تھی،جس کی تصدیق پہلا اپیلٹ عدالت اور عدالت عالیہ نے کی ہے۔

.2 مقدمہ میں موجود زمین اصل میں گلاب سنگھ کی آبائی زمین ہے جو اپنے پیچھے اپنے پانچ بیٹوں سمپورن سنگھ،جیت سنگھ، دلیپ سنگھ، چاند سنگھ اور بختوار سنگھ کو چھوڑ کر فوت ہوا،مدعا علیہ مدعا علیہ کی شادی دلیپ سنگھ سے ہوئی تھی۔دلیپ سنگھ کا انتقال سال 1932 میں ہوا جہاں مدعا علیہ سدا کور نے اپنے مرحومہ شوہر دلیپ سنگھ کے چھوٹے بھائی چاند سنگھ کے ساتھ ' کریوا' شادی کا معاہدہ کیا۔

.3 مدعی اپیل کنندگان جو آنجہانی گلاب سنگھ کے دو بیٹے ہیں، نے 19.1.1962 پر یہ دعوی کرتے ہوئے ایک اعلانیہ مقدمہ دائر کیا کہ مدعا علیہ/ مدعا علیہ نمبر 1 کے مرحوم شوہر دلیپ سنگھ کی جائیداد میں 2/3 حصص کے مالک کے طور پر ان کا قبضہ تھا اور یہ کہ مدعا علیہ/ مدعا علیہ نمبر 1 نے شادی کی وجہ سے اپنے متوفی شوہر کی جائیداد میں اس کا حق ضبط کر لیا تھا،ان میں رائج رواج کی وجہ سے اور مدعی جو واپسی کرنے والے ہیں وہ اس کے وارث ہونے کے حقدار تھے۔مدعیوں کا مذکورہ مقدمہ 19 جون 1962 کو اس نتیجے پر خارج کر دیا گیا تھا کہ مدعا علیہ نمبر 1 نے اپنے مرحوم شوہر کے چھوٹے بھائی کے ساتھ اس کی دوبارہ شادی پر اس کا حق ضبط نہیں کیا تھا۔لیکن مذکورہ فیصلے اور حکم نامے کے خلاف مداعیاں کی طرف سے دائر اپیل کو 7 اگست

1963 کوٹرائل عدالت کے ذریعے منظور کیے گئے فیصلے اور حکم نامے کو کالعدم قرار دیتے ہوئے منظور کر لیا گیا۔

. 4اس کے بعد مدعیوں نے مدعا علیہ مدعا علیہ نمبر 1 کے خلاف دیوانی مقدمی نمبر 661 آف 1964 ہونے کی وجہ سے ایک اور مقدمہ دائر کیا۔مقدمہ کی زمین کا قبضہ واپس حاصل کرنے کے لیے جیسا کہ ان کے مطابق ،اس دوران جب مدعا علیہ نے مقدمہ کی زمین پر زبردستی قبضہ کر لیا تھا۔

.5 مدعا علیہ مدعا نمبر 1 نے 7 اگست 1963 کے اپیلٹ عدالت کے الٹ فیصلے کے خلاف عدالت عالیہ میں دوسری اپیل دائر کی لیکن عدالت عالیہ نے فیصلے اور فرمان کو برقرار رکھا اور دوسری اپیل کو مسترد کر دیا۔تاہم ،عدالت عالیہ نے اس بات پر عدالت عظمیٰ میں اپیل کرنے کے لیے سٹرفکیٹ اور اجازت دے دی کہ آیا کوئی بیوہ اپنے بہنوئی کے ساتھ ' کریوا' شادی کے ذریعے اپنے حقوق سے محروم ہو جاتی ہے یا نہیں۔

.6اس کے بعد، 20 مئی 1971 کو مدعیوں نے اپنا دیوانی مقدمہ نمبر 661 آف 1964 کو ذیلی جج عدالت سے زمین پر قبضے کے لیے نیا مقدمہ دائر کرنے کی آزادی کے ساتھ واپس لے لیا۔

7 .24 جولائی 1980 کو عدالت عظمیٰ نے مدعا علیہ سدا کور کی طرف سے دائر اپیل کو خارج کر دیا جس میں سول عدالتوں اور عدالت عالیہ کے فیصلے کو برقرار رکھتے ہوئے کہا گیا کہ مدعا علیہ نمبر 1 نے اپنے مرحومہ شوہر دلیپ سنگھ کی جائیداد میں اپنے حقوق کھو دیے تھے جب اس نے اپنے بہنوئی چاند سنگھ کے ساتھ ' کریوا' شادی کا معاہدہ کیا تھا۔اس کے بعد 28 نومبر 1990 کو مدعی اپیل گزاروں نے پہلے مقدمے (دیوانی مقدمہ نمبر 661 آف 1964) کو واپس لینے کی شرائط کے مطابق مدعا علیہ نمبر 1 کے خلاف دوبارہ قبضہ کے لیے ایک نیا مقدمہ دائر کیا۔ذیلی جج نے یہ نظریہ اختیار کیا کہ مدعی کے مقدم زائدلمعیاد اور مدعا علیہ نمبر 1 نے اس کے لقب کو قبضے مخالفانہ سے مکمل کیا تھا۔ایڈیشنل ضلعی جج ،فرید کوٹ نے 27 اگست 1985 کے اپنے فیصلے کے ساتھ ساتھ عدالت عالیہ نے 4 ستمبر 1986 کے متنازعہ فیصلے کے ذریعے ٹرائل عدالت کے ریکارڈ کردہ نتائج کو برقرار رکھا اور مدعی کی اپیل کو مسترد کر دیا جس کے خلاف یہ اپیل کی گئی ہے۔

.8 اپیل گزاروں کے فاضل وکیل کی دلیل یہ ہے کہ چونکہ مداعیاں نے مجموع ضابطہ دیوانی (اس کے بعد کوڈ) کے آرڈر XXIII کے قاعدہ 1 کی شق (3) میں موجود توضیعات مطابق بنائے نالش پر نیا مقدمہ دائر کرنے کی اجازت کے ساتھ اپنا سابقہ مقدمہ (دیوانی مقدمہ نمبر 661 آف 1964) واپس لے لیا تھا اور اس لیے مداعیاں کو مذکورہ سابقہ مقدمے کی سماعت میں گزارے گئے وقت کو خارج کرنے کا حق حاصل تھا جیسا کہ معیاد ایکٹ (اس کے بعد ایکٹ) کی دفعہ 14 کے تحت فراہم کیا گیا ہے۔لہذا، ہمارے

غور کے لیے جو سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ آیا مدعی اپیل کنندگان کو حکم XXIII، ضابطہ 1 کی شق (3) میں موجود توضیعات مطابق مقدمہ واپس لینے کی اجازت دی گئی تھی اور کیا موجودہ معاملے کے حقائق اور حالات میں مدعی اپیل کنندگان ایکٹ کی دفعہ 14 کے تحت وقت کو خارج کرنے کے حقدار ہیں۔ ضابطہ اخلاق کے آرڈر XXIII قاعدہ 1 کی شق (3) میں اس بات پر غور کیا گیا ہے کہ جہاں عدالت مطمئن ہو (a) کہ کوئی مقدمہ کسی رسمی عیب کی وجہ سے ناکام ہونا چاہیے، یا (b) مدعی کو مقدمے کے موضوع یا دعوے کے حصے کے لیے نیا مقدمہ دائر کرنے کی اجازت دینے کے لیے کافی بنیادیں ہیں، وہ ایسی شرائط پر مدعی کو اس طرح کے مقدمے یا دعوے کے ایسے حصے سے دستبردار ہونے کی اجازت دے سکتی ہے جس میں اس طرح کے مقدمے کے موضوع یا دعوے کے ایسے حصے کے حوالے سے نیا مقدمہ دائر کرنے کی آزادی ہو۔ موجودہ معاملے میں عدالت عالیہ سمیت نیچے کی تمام عدالت عالیان نے بیک وقت پایا کہ مدعی/ اپیل کنندگان یہ ظاہر کرنے کے لیے کوئی ثبوت پیش کرنے میں ناکام رہے کہ مقدمہ واپس لینے کی اجازت اس بنیاد پر دی گئی تھی کہ مقدمہ کسی رسمی عیب کی وجہ سے ناکام ہونے کا پابند تھا یا مدعی کو اسی موضوع کے سلسلے میں نیا مقدمہ قائم کرنے کی اجازت دینے کے لیے کافی بنیادیں تھیں۔ صرف یہی نہیں مداعیاں نے وہ درخواست بھی پیش نہیں کی تھی جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ سابقہ مقدمے کو واپس لینے کے لیے اسی کارروائی بنائے نالش پر نیا مقدمہ دائر کرنے کی اجازت کے ساتھ دائر کیا گیا تھا تاکہ یہ ظاہر کیا جاسکے کہ سابقہ مقدمے میں رسمی عیب کیا تھا جس بنائے نالش سے اسے واپس لینے کی کوشش کی گئی تھی۔ تاہم، سول عدالت کی طرف سے 20 مئی 1971 کو منظور کیا گیا حکم ریکارڈ پر تھا جس میں اس بات کی نشاندہی نہیں کی گئی تھی کہ مقدمے میں رسمی عیب کیا تھا جس کی وجہ سے اسے واپس لینے کی اجازت دی گئی تھی۔ ان حقائق اور حالات میں مدعیوں/ اپیل گزاروں کی طرف سے کوڈ کے آرڈر XXIII قاعدہ 1 کی شق (3) توضیعات کے مطابق بنائے نالش اسی مقصد پر اور پہلے کے مقدمے کی واپسی کے بعد اسی راحت کے لیے مقدمہ کے نئے قیام کا کوئی معاملہ نہیں بنایا گیا تھا۔

.9 جہاں تک حد بندی قانون کی دفعہ 14 کے تحت وقت کو خارج کرنے کا تعلق ہے، اس کی درخواست کے لیے یہ ظاہر کرنا ضروری تھا کہ اسی معاملے سے متعلق کارروائی اور مدعی نے عدالت میں نیک نیتی سے مقدمہ چلایا جو دائرہ اختیار یا اسی نوعیت کی دوسری وجہ کا پتہ لگانے سے اس پر غور کرنے سے قاصر ہے۔ جیسا کہ اوپر بحث کی گئی ہے، مدعی/ اپیل کنندگان یہ ظاہر کرنے میں بری طرح ناکام رہے ہیں کہ دائرہ اختیار کا عیب یا اسی نوعیت کا کوئی اور سبب کیا تھا جس کی وجہ سے سابقہ مقدمہ قابل سماعت یا قابل نہیں تھا۔ ایسا ہونے کی وجہ سے، دفعہ 14 توضیعات کا فائدہ قانونی طور پر مدعیوں کے مقدمے تک نہیں بڑھایا جا سکتا۔ ان

میں، حقائق اور حالات مدعی کے مقدمے کو حد بندی کے طور پر مسترد کر دیا گیا ہے۔

.10 اوپر بیان کردہ وجوہات کی بنا پر اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اس طرح مسترد کر دی جاتی ہے۔ ہم اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں دیتے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
I am the author of this document

15.07.24